

## 37820 - بے نماز کا روزہ قبول نہیں

### سوال

میں رمضان کے روزے تو رکھتی ہوں لیکن نماز نہیں پڑھتی تو کیا میرا روزہ صحیح ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

تارک نماز کے روزے قبول نہیں بلکہ اس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوتا کیونکہ نماز ترک کرنا کفر ہے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

( شرک و کفر اور بندے کے مابین حد فاصل نماز ترک کرنا ہے ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 82 ) -

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر ( 5208 ) کے جواب کا مطالعہ کریں

اور اس لیے کہ بھی کافر کا تو کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں اس کی دلیل فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ کر دیا الفرقان ( 23 ) -

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے ( کے تمام نبیوں ) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرے عمل ضائع ہو جائیں گے ، اور یقیناً تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا الزمر ( 65 ) -

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( جس نے بھی عصر کی نماز ترک کی اس کے اعمال ضائع ہو گئے ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 553 ) -

بطل عملہ کا معنی ہے کہ اس کے اعمال باطل ہو گئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا -

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تارک نماز کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا ، لہذا تارک نماز کو اس کا کوئی

بھی عمل فائدہ نہیں دے گا ، اور نہ ہی اس کا عمل اللہ تعالیٰ کی جانب اٹھایا جاتا ہے -

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں :

حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز ترک کرنے کی دو قسمیں ہیں :

کلی طور پر نماز ترک کرنا اور بالکل کبھی بھی نماز نہ پڑھنا ، اس وجہ سے اس کے سارے اعمال تباہ ہو جاتے ہیں ۔  
دوسری قسم یہ ہے کہ کسی معین نماز کو معین دن میں ترک کیا جائے ، اس سے اس دن کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں ۔

لہذا عمومی طور پر اعمال کا ضائع ہونا ترک عام کے مقابلہ میں ہے اور معین ضیاع ترک معین کے مقابلہ میں ہے ۔ ا  
ہ دیکھیں کتاب الصلاة صفحہ ( 65 ) ۔

ہم سوال کرنے والی کونصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے اور اپنے کیے پر نادم ہو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی ہے ، اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ و سزا کا سزاوار بنایا ہے ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ قبول فرماتا اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے بلکہ وہ تو اپنے بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے ، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنے والے کو خوشخبری دی ہے کہ :

( گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ نہیں ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 4250 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابن ماجہ ( 3424 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

لہذا غسل اور نماز کی ادائیگی میں جلدی کریں تا کہ ظاہری اور باطنی دونوں طہارتیں جمع ہو سکیں ، اور توبہ کو مؤخر نہ کرے کہ وہ کہتی رہے میں کل یا پھر پرسوں توبہ کر لوں گی ، کیونکہ انسان کو علم نہیں کہ کب اور کہاں اس کی موت آجائے ، لہذا ندامت سے قبل ہی توبہ کر لیں ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ اختیار کی ہوتی ، ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ، اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آپہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے الفرقان ( 27 - 29 ) ۔

واللہ اعلم ۔